https://farid.ps/articles/palestinians_sacred_right_to_their_homeland/ur.html

عہد برقرار ہے: فلسطینیوں کا اپنی وطن پر مقدس حق

خدا اور بنی اسرائیل کے درمیان عہد (بریت)، ایک مقدس معاہدہ جو انصاف، راستبازی اور زندگی کی تقدیس پر مبنی ہے، ابراہیمی روایت کا بنیادی ستون ہے۔ جیسا کہ **استثنا 7:6** میں بیان کیا گیا ہے، خدا نے اسرائیلیوں کو "مقدس قوم" کے طور پر منتخب کیا، انہیں ان اقدار کو مجسم کرنے اور "اقوام کے لیے نور" بننے (**یسعیاہ 42:6**) کا الٰہی فریضہ سونپا۔ یہ عہد صرف روحانی نہیں ہے— یہ کنعان کی سرزمین سے داخلی طور پر منسلک ہے، جو **پیدائش 17:8** میں ابراہیم کی نسل کو وعدہ کیا گیا تھا: "میں تجھے اور تیرے بعد تیری نسل کو تیری مہاجرت کی سرزمین، تمام کنعان کی زمین، ہمیشہ کے لیے ملکیت میں دوں گا۔" تلمود (**بابا باترا 100 الف**) زمین کی تقدیس پر زور دیتا ہے، اس کے باشندوں کو عہد کے فرائض سے منسلک کرتا ہے۔ تاہم، تاریخ نے اس بندھن کی آزمائش کی ہے، جس سے یہ سوال اٹھتا ہے: آج اس عہد کے سچے وارث کون ہیں؟

فلسطینی، قدیم اسرائیلیوں کے جینیاتی اور تاریخی اولاد کے طور پر، عہد کے مستقل حامل ہیں۔ ان کا عیسائیت اور اسلام میں تبدیل ہونا ابراہیمی روایت کے اندر تسلسل کی عکاسی کرتا ہے، جبکہ ان کے آبائی رابطے، مسلسل موجودگی، اور اٹل صبر (صمود) خدا کے احکامات کے ساتھ ہم آہنگ ہیں، جو ان کے وطن پر ان کے مقدس حق کی تصدیق کرتے ہیں۔ ان کا اسلامی تخلیق کا انتظام، زیتون اور مقامی درختوں کی کاشت کے ذریعے حیاتیاتی تنوع کو محفوظ رکھتا ہے، جو غیر مقامی پائن کی کاشت سے ہونے والی ماحولیاتی ناکبا کے برعکس ہے، جس نے اسرائیل کی تاریخ میں سب سے تباہ کن جنگلی آگ کو بھڑکایا، جو الٰہی عدم اطمینان کی نشاندہی کرتا ہے۔ وہ لوگ جو الٰہی اجازت کے دعوے کے ساتھ تشدد اور ماحولیاتی نقصان کرتے ہیں، خدا کے نام کو ناپاک کرتے ہیں (چیلول ہاشم) اور الٰہی سزا کو دعوت دیتے ہیں (**استثنا 32:25**، **احبار 18:29**)۔

فلسطینی: عہد کے اصلی حاملوں کی اولاد

بنی اسرائیل، یعقوب کی اولاد (**پیدائش 32:28**)، عہد کے اصلی حامل تھے، جو ابراہیم کے ساتھ قائم کیا گیا (**پیدائش 17:7**) اور سینا پر دوبارہ تصدیق کیا گیا (**خروج 19:5-6**)۔ تلمود (**سنہدرین 94 الف**) آشوری فتح (722 قبل مسیح) کے بعد دس قبائل کے بکھراؤ کی روایت کرتا ہے، لیکن مدریش تنحومہ (**کی تاوو 3**) اشارہ کرتا ہے کہ ان کی اولاد عہد کی میراث سے منسلک رہتی ہے۔ جینیاتی مطالعات تجرباتی حمایت فراہم کرتی ہیں: نیبل وغیرہ (2001) اور ہیمر وغیرہ (2000) ظاہر کرتے ہیں کہ فلسطینی قدیم شامی

آبادیوں (بشمول اسرائیلی اور کنعانی) کے ساتھ وائی-کروموسوم ہیپلگروپس (J1، J2) شیئر کرتے ہیں۔ لاخیش سے ڈی این اے (2019، **سائنس ایڈوانسز**) جیسے آثار قدیمہ کے شواہد اس تسلسل کی تصدیق کرتے ہیں، جو فلسطینیوں کو ہزاروں سال تک علاقے کے باشندوں سے جوڑتے ہیں۔

اس کے برعکس، بہت سے اسرائیلی رہنما، جیسے بنیامین نیتن یاہو، یوآو گالنٹ، اوریزالیل سموٹریچ، اپنی اصل مشرقی یورپ—پولینڈ اور یوکرین—سے جوڑتے ہیں، جہاں اشکنازی یہودی یورپی ملاوٹ کے ساتھ ڈائسپورا سے ابھرے (کوسٹا وغیرہ، 2013)۔ علاقے میں ان کی صدیوں کی غیر موجودگی فلسطینیوں کی مسلسل موجودگی کے ساتھ تضاد رکھتی ہے۔ عہد، جو زمین سے منسلک ہے (**پیدائش 17:8**)، اپنے سب سے سچے وارث ان میں پاتا ہے جو باقی رہے—فلسطینی—جن کا صمود بے گھری کے درمیان عہد کے انصاف اور صبر کے مطالبے کو مجسم کرتا ہے۔

عیسائیت اور اسلام میں تبدیلی: ابراہیمی تسلسل

فلسطینیوں کا عیسائیت (پہلی سے چوتھی صدی عیسوی) اور اسلام (ساتویں سے تیرہویں صدی عیسوی) میں تبدیلی ان کی عہدی حیثیت کو نہیں توڑتی، بلکہ ابراہیمی روایت کے ارتقاء کی عکاسی کرتی ہے۔ یہودیت، عیسائیت، اور اسلام ابراہیم کے ذریعے مشترکہ نسب رکھتے ہیں، جو "کئی قوموں کا باپ" ہے (**پیدائش 17:4**)۔ ابتدائی فلسطینی عیسائی، اکثر وہ یہودی جو عیسیٰ کو مسیحا کے طور پر قبول کرتے تھے (**اعمال رسول 2:5-11**)، عہد کے اخلاقی جوہر کو برقرار رکھتے تھے: "اپنے پڑوسی سے اپنی طرح محبت کر" (**متی 22:39**، **احبار 19:18** کا حوالہ)۔ **گلتیوں 3:29** اعلان کرتا ہے، "اگر تم مسیح کے ہو، تو تم ابراہیم کی نسل ہو، اور وعدے کے مطابق وارث ہو،" جو ان کے عہدی کردار کی تصدیق کرتا ہے۔ اسی طرح، قرآن بنی اسرائیل کے عہد کی روایت کرتا ہے (**سورہ البقرہ 2:40-47**)، جو انصاف اور راستبازی پر زور دیتا ہے (**سورہ المائدہ 5:12**)۔ ابراہیم، "نہ یہودی تھا نہ عیسائی، بلکہ ایک مسلم [خدا کے تابع] تھا" (**سورہ آل عمران 3:67**)، اسلام کو اس کے توحید کی واپسی کے طور پر پیش کرتا ہے، اور فلسطینیوں کا ایمان اس ورثے کو جاری رکھتا ہے۔

یہ تبدیلیاں ٹوٹن نہیں، بلکہ موافقت ہیں، جو انصاف، رحم، اور زندگی کی تقدیس کے لیے عہد کے مطالبات کو محفوظ رکھتی ہیں (**سنہدرین 37الف**)۔ اصلی حاملوں کی اولاد کے طور پر فلسطینی، عہد کے مشن سے منسلک رہتے ہیں، ان کی مذہبی ارتقاء اس کے ابراہیمی عقائد میں عالمگیر مطالبے کی عکاسی کرتی ہے۔

آبائی رابطے اور مسلسل موجودگی: عہد کی تکمیل

فلسطینیوں کے آبائی رابطے اور مسلسل موجودگی خدا کے احکامات کے ساتھ ہم آہنگ ہیں، جو زمین پر ان کے مقدس حق کی تصدیق کرتے ہیں۔پیدائش **12:7** وعدہ کرتا ہے، "تیری نسل کو میں یہ ملک دوں گا،" جو "ہمیشہ کی ملکیت" (**پیدائش 17:8**) کے طور پر دوبارہ تصدیق کیا گیا ہے۔ جینیاتی اور تاریخی تسلسل کے ساتھ فلسطینی یہ نسل ہیں، ان کی رہائش الٰہی ارادے کی تکمیل ہے۔ ان کا صمود—1948 کے ناکبا (~7 لاکھ بے گھر، UNRWA) اور جاری محرومی (~مغربی کنارے میں 7 لاکھ آبادکار، پیس ناؤ، 2023؛ غزہ میں ~19 لاکھ بے گھر، UN OCHA، 2025) کو برداشت کرنا—"اقوام کے لیے نور" (**یسعیاہ 42:6**) بننے کے عہد کے مشن کو مجسم کرتا ہے۔ تلمود (**برکھوت 10 الف**) روح کی نجات کے لیے انصاف کا مطالبہ کرتا ہے، ایک اصول جو فلسطینی غیر متشدد مزاحمت اور خود ارادیت کی وکلات کے ذریعے برقرار رکھتے ہیں، جو بین الاقوامی قانون (اقوام متحدہ کی دیسی عوام کے حقوق کی ڈیکلریشن، 2007) سے تصدیق شدہ ہے۔

قرآن اس حق کو مضبوط کرتا ہے، خدا کے اس زمین میں "رہنے" (**سورہ الاسراء 17:104**) اور انصاف کو برقرار رکھنے (**سورہ النساء 4:135**) کے حکم کی نشاندہی کرتا ہے۔ اسرائیل کے غیر قانونی قبضے اور آبادکاریوں کے خلاف فلسطینیوں کی استقامت (ICJ، 2024، چوتھے جنیوا کنونشن، آرٹیکل 49 کا حوالہ) ان کے عہدی فرض کی عکاسی کرتی ہے، ان کی موجودگی زمین کی تقدیس کی گواہی دیتی ہے۔

اسلامی انتظام بمقابلہ ماحولیاتی ناکبا: عہد سے منسلک محافظوں کے طور پر فلسطینی

عہد کا انصاف اور تقدیس کا مطالبہ تخلیق کے انتظام تک پھیلتا ہے، ایک فرض جو فلسطینی حیاتیاتی تنوع کو محفوظ رکھنے والے اسلامی اصولوں کے ذریعے پورا کرتے ہیں۔ قرآن ایمان والوں کو "زمین پر فساد نہ کرنے" (**سورہ الاعراف 7:56**) اور باغات کو برقرار رکھنے (**سورہ البقرہ 2:266**) کا حکم دیتا ہے۔ فلسطینیوں کی زیتون، کیروب، اور لیموں کی کاشت—جو 80,000–100,000 خاندانوں کی حمایت کرتی ہے اور ان کی معیشت کا 14% حصہ ہے (ویزوئلائزنگ فلسطین، 2013)—زمین کی زرخیزی اور ثقافتی یادداشت کو پرورش دیتی ہے، جو عہد کے "کاشت اور حفاظت" کے مطالبے کو پورا کرتی ہے (**پیدائش 2:15، سورہ المائدہ 5:12**)۔ ان کی چبوترہ زراعت اور آگ سے مزاحم مقامی انواع صمود کو مجسم کرتی ہیں، جو اسلام کے عادلانہ انتظام کے مطالبے کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔

اس کے برعکس، JNF کی طرف سے 25 کروڑ سے زائد غیر مقامی پائنوں کی کاشت، 8 لاکھ سے زائد زیتون کے درختوں کو ہٹا کر اور 531 فلسطینی دیہات کو ڈھانپ کر (پاپے، 2006)، ایک ماحولیاتی ناکبا کا باعث بنی۔ یہ پائن مٹی کو تیزابی بناتے ہیں، حیاتیاتی تنوع کو نقصان پہنچاتے ہیں (لوربر، 2012)، اور ان کی آتش گیر رال نے اسرائیل کی تاریخ میں سب سے تباہ کن جنگلی آگ کو بھڑکایا، جو مئی 2025 تک 25,000 دونم سے زائد کو جلا چکی، کینیڈا پارک کو تباہ کر دیا اور یروشلم کو خطرے میں ڈال دیا (دی ٹائمز آف اسرائیل، 2025؛ ہارٹز، 2025)۔ یہ توہین، جو فلسطینی ورثے کو مٹاتی ہے، الٰہی عدم اطمینان کی نشاندہی کرتی ہے (**استثنا 28:63-64**)، جبکہ فلسطینیوں کی زیتون کی دوبارہ کاشت ان کے عہد سے منسلک محافظ کے کردار کی تصدیق کرتی ہے۔

زمین پر حق اور انصاف کا مطالبہ

فلسطینیوں کی عہدی حیثیت—نسل، تسلسل، اور اسلامی انتظام میں جڑی ہوئی—ان کے وطن پر ان کے مقدس حق کی تصدیق کرتی ہے۔ **استثنا 16:20** حکم دیتا ہے، "انصاف، اور صرف انصاف، کا پیچھا کرو،" جو روایات میں گونجتا ہے: یہودیت میں **میخا 6:8**، عیسائیت میں **متی 5:9** ("مبارک ہیں امن بنانے والے")، اور اسلام میں **سورہ النساء 4:135**۔ ان کی پائیدار زراعت ماحولیاتی ناکبا کے برعکس ہے، جو زمین کے جائز وارثوں کے طور پر ان کے کردار کو مضبوط کرتی ہے۔ ICJ کا 2024 میں غیر قانونی آبادکاریوں کے خلاف فیصلہ اور اقوام متحدہ کی واپسی کے حق کی شناخت (قرارداد 194، 1948) ان الٰہی اور قانونی تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ ہیں، جو جاری محرومی کی مذمت کرتے ہیں۔

وہ لوگ جو غزہ میں تشدد (~42,000 اموات، غزہ وزارت صحت، اکتوبر 2024) اور ماحولیاتی نقصان کرتے ہیں، الٰہی اجازت کا دعویٰ کرتے ہوئے، چیلول ہاشم (**حزقیال 36:20**، **یوما 86الف**) کرتے ہیں، جو عہد کی زندگی کی تقدیس (**پیکوآح نفس**، **مشنہ نوراہ**، **ہلخوت روتسآح 1:1**) کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ مکاشفہ کی کتاب (**20:7-9**) غزہ کے دکھوں کو "مقدسوں کے کیمپ" پر حملے کے طور پر علامتی طور پر پیش کر سکتی ہے، جو الٰہی عدم اطمینان کو واضح کرتی ہے۔ عہد کے وارث کے طور پر فلسطینی، اس کے انصاف اور راستبازی کے مطالبے کو مجسم کرتے ہیں، ان کا صمود خدا کے وعدے کی تکمیل کرتا ہے۔

یہ تشدد اور ماحولیاتی تباہی کرنے والوں کے لیے آخری انتباہ ہے: خونریزی بند کرو، زمین کو بحال کرو، انصاف کی تلاش کرو (**یسعیاہ 1:18**)، توبہ کرو (**برکھوت 10الف**)، اپنی روحوں کو نجات دو، ورنہ الٰہی سزا کا سامنا کرو (**استثنا 28:63-64**، **پرکے آووت 5:8**)۔ فلسطینی، اپنی نسل، موجودگی، اور انتظام کے ذریعے، عہد کی دیرپا میراث کی عزت کرتے ہیں۔ ان کے وطن پر ان کے مقدس حق کو تسلیم کرنا—بے گھری کے ذریعے نہیں، بلکہ ہم آہنگی اور انصاف کے ذریعے—ابراہیمی عقائد کو امن کی مشترکہ جستجو میں متحد کرتا ہے۔